## 11724 ـ میت نے اپنے پیچھے ماں باپ اور بغیر رخصتی ہوئی بیوی چھوڑی

**سوال**

جب خاوند فوت ہو جائے اور اس نے بیوی سے دخول بھی نہ کیا ہو اور خاوند کے ماں باپ اور ایك بھائی اور ایك بہن ہو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ:

اول:

صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند اور بیوی ایك دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں، اور اگر خاوند یا بیوی میں سے دخول یعنی رخصتی سے قبل ہی کوئی ایك فوت ہو جائے تو دوسرے کے لیے اس کی وراثت ثابت ہو جائیگی.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ: ایك شخص نے عورت سے شادی کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس کی رخصتی ہوئی اور خاوند فوت ہوگیا تو اس کے متعلق حکم کیا ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے:

" اسے مہر مثل ملےگا، یعنی اس کے خاندان کی عورتوں کو جتنا مہر دیا گیا ہے اسے بھی اتنا ہی مہر ملےگا، نہ تو اس میں کوئی کمی ہو گی اور نہ ہی زیادتی، اور وہ بیوی عدت بھی گزارےگی، اور اس بیوی کو وراثت بھی ملےگی.

تو معقل بن سنان الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے فرمانے لگے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق جو کہ ہم میں سے ایك عورت ہے کے متعلق بھی اسی طرح کا فیصلہ کیا تھا جو آپ نے کیا ہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1145 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل حدیث نمبر ( 1939 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لا وكس یعنی کمی نہیں ہوگی، اور ولا شطط یعنی نہ ہی زیادتی ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آیت کے عموم کی بنا پر دخول سے قبل یا بعد خاوند اور بیوی کی وراثت میں کوئی فرق نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق رضی اللہ تعالی عنہا کو وراثت دینے کا فیصلہ دیا تھا، حالانکہ اس کا خاوند دخول سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا،اور نہ ہی اس نے اس کا مہر مقرر کیا تھا، اور اس لیے کہ نکاح صحیح اور ثابت ہے تو وہ اس کی وارث بنےگی جیسا کہ دخول کے بعد ہوتا ہے " اھـ

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" رہا وارث بننے کا مسئلہ تواس میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایك کا فرض حصہ مقرر کر رکھا ہے اور یہاں عقد زوجیت صحیح ثابت ہے، تو اس کی وجہ سے وہ وارث بنےگی؛ کیونکہ یہ نص کے عموم میں داخل ہے " اھـ

دوم:

سوال میں مذکور مسئلہ میں بھائی کسی چیز کے بھی وارث نہیں ہو سکتے، کیونکہ علماء کرام متفق ہیں کہ باپ کی موجودگی میں بھائی کو وراثت نہیں ملتی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ ( 9 / 6 ).

سوم:

اور اگر کئی ایك بھائی ( یعنی دو یا اس سے زیادہ ) بھائی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا، چاہے بھائی وارث ہوں یا وارث نہ ہوں، چاہے مرد ہو یا عورتیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء ( 11 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ميت كى فرع وارث موجود ہو، يا اس كے كئى ايك بھائى ہوں، يا بہنيں ہوں، يا دونوں ہوں تو ماں كو چھٹا حصہ ملےگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اس كے ماں اور باپ ميں سے ہر ايك كو مال متروكہ كا چھٹا حصہ ملےگا اگر اس ( ميت ) كى اولاد ہو، اور اگر اس كى اولاد نہ ہو اور اس كے والدين اس كے وارث ہوں تو اس كى ماں كو ايك تہائى ملےگا، اور اگر اس كے بھائى ہوں تو اس كى ماں كا چھٹا حصہ ہے النساء ( 11 ).

اور اس ميں كوئى فرق نہيں كہ بھائى ہوں يا بہنيں، يا دونوں ہى سگے بھائى ہوں يا ماں كى طرف سے يا باپ كى طرف سے، اور نہ ہى اس ميں فرق ہے كہ وہ وارث ہوں يا باپ كى وجہ سے محروم، جيسا كہ آيت كريمہ سے ظاہر ہوتا ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى نے والد كے ہوتے ہوئے ماں كے ليے ايك تہائى فرض كيا ہے، پھر فرمايا:

اور اگر اس كے بھائى ہوں تو اس كى ماں كا چھٹا حصہ ہے .

تو يہاں فاء لائى گئى ہے جو كہ دوسرے جملے كو پہلے جملے كے ساتھ مرتبط كرنے اور اس پر بنا كرنے پر دلالت كرتى ہے، اور باپ كى موجودگى ميں بھائى وارث نہيں بنتے، اور اس كے باوجود اس حالت ميں ماں كے ليے چھٹا حصہ مقرر كيا ہے، جمہور علماء كرام كا قول يہى ہے.

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ نے يہ اختيار كيا ہے كہ: اگر وہ باپ كى وجہ سے محجوب ہوں تو وہ ماں كے ليے محجوب بن كر اسے چھٹے حصہ تك نہيں لے جائينگے.

اور يہ آيت كے ظاہر كے خلاف ہے اھ

ديكھيں: تسہيل الفرائض صفحہ نمبر ( 33 ).

اور نيل المآرب ميں كہتے ہيں:

" اور يہ حكم بھائى اور بہن ميں ثابت ہے، اور بھائيوں كا باپ كى موجودگى ميں وارث يا محجوب ہونے ميں ماں كو چھٹے حصہ كى طرف محجوب كرنے ميں كوئى فرق نہيں " اھ

دیکھیں: نیل المآرب ( 2 / 62 ).

چہارم:

اور اس بنا پر صورت مسئولہ میں ترکہ کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی:

متوفی کی فرع وارث نہ ہونے کی بنا پر بیوی کو چوتھا حصہ ملےگا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور ان ( بیویوں ) کے لیے مال متروکہ کا چوتھا حصہ ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو تو جو تم نے چھوڑا ہے اس میں سے ان کا آٹھواں حصہ ہے، اس وصیت کے بعد جو تم نے وصیت کی ہے، یا قرض کی ادائیگی کے بعد النساء ( 12 ).

اور کئی ایك بھائی ہونے کی بنا پر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا.

اور باقی مانندہ ترکہ باپ لے جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فرضی حصے ان کے حقداروں کو دو، اور جو باقی بچے وہ میت کے اقرب ترین مرد کو ملےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6732 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1615 ).

اولی یعنی اقرب ترین.

تو اس طرح ترکہ برابر برابر بارہ حصوں میں تقسیم کر کے تین حصے بیوی کو اور ماں کو دو حصے، اور باقی سات حصے باپ کو دیے جائینگے.

واللہ اعلم .